اوّلاً: وحدتِ اسلامی قائم کی جس کے دائرے میں سندھی باشندوں کی عظیم اکثریت آئی۔

ثانیاً: انہوں نے سندھی زبان پر اتنا اثر ڈالا کہ اس میں عربی زبان صاف جھلکنے لگی نیز اس کا رسم الخط عربی ہو گیا۔

ثالثاً: اپنی عادات و رسوم و لباس و غذا، آدابِ معاشرت موسیقی، زراعت، طریقہ آبیاری اور فنِ تعمیر کے توسل سے انہوں نے سندھ کو عربی ممالک کا ایک حصہ بنا دیا۔

حرفِ آخر

چونکہ مذہب کے لحاظ سے دار السلطنت کے لوگ جیسا کہ ہم تاریخ کے حوالہ سے بتا چکے ہیں۔ زیادہ تر اہلحدیث یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عامل لوگ تھے۔ باقی دیگر مذہبی فرقے ناپید تھے۔ گو بعد میں عباسیوں کے دور میں محب اہل بیت بھی آئے۔ جن کے دور میں شیعیت کو تدرے فروغ حاصل ہوا۔ خوارج نے بھی یہاں کا رُخ کیا۔ فاطمیوں کے دور میں اسماعیلیوں (قرامطیوں) کو بھی کچھ اقتدار حاصل رہا۔ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ باب الاسلام سندھ میں دو تین صدیوں تک بحیثیت مجموعی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عوام و خواص نے اپنا دستور العمل اپنائے رکھا۔

مورخ مسعودی نے سنہ ۳۰۰ھ ہجری مطابق ۹۱۲ء-۳ سنہ کے منصورہ کو دیکھا تھا۔ مشہور جغرافیہ نویس اور سیاح یاقوت (تیرھویں صدی عیسوی) نے بھی اس کو سرسبز اور شاداب دیکھا تھا لیکن ابوالفدا (چودھویں صدی عیسوی کا نصف شروع) نے اس کے کھنڈر دیکھے۔ سلطان محمود غزنوی کے متعلق عام طور پر مشہور ہے کہ اس نے منصورہ کے مقام پر اپنا ایک مسلمان گورنر مقرر کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شاندار عرب شہر چودہویں صدی عیسوی کے شروع میں دریائے انڈس (سندھ) کے سیلاب اور راہ بدلنے کے باعث برباد ہوا [1]

کراچی میں ترجمان الحدیث کا تازہ پرچہ مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں

(۱) جناب صالح محمد ہنگورا کلری لین آتمارام روڈ پول ۲۹ کراچی ۲

(۲) عوامی کتب خانہ ناشران و تاجرانِ کتب نزد بولٹن مارکیٹ بندر روڈ کراچی

---

[1] تاریخ اسلامی سندھ از پروفیسر محمود بریلوی۔